ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 14 جنوری 1965

چترمل

بنام

میسرس شاہ پنالال چندولال

(کے. این. وانچو، ایم. ہدایت اللہ، جے. سی. شاہ، جے. آر. مدھولکر اور ایس. ایم. سکری جسٹس صاحبان]

آئین ہند، آرٹیکل 133(1)(a) اور 133(1)(b)-سپریم کورٹ میں اپیل کرنے کے لیے سرٹیفکیٹ دینے کے تقاضے.

درخواست گزار نے سب جج کی عدالت میں ایک مقدمہ دائر کیا جس میں ایک 10,665 روپے کی ڈگری کا دعوی کیا گیا اور کوئی بھی بقایا رقم جو اس کی واجب الادا ہے، مدعاعلیہان کی طرف سے درخواست گزار کے ایجنٹوں کی حیثیت سے کی گئی فروخت کی آمدنی ہے.

ٹرائل کورٹ نے ایک ڈگری منظور کی جس میں ہدایت کی گئی کہ واجب الادا رقم کا حساب لیا جائے اور اس مقصد کے لیے ایک کمشنر مقرر کیا جائے. اپیل میں ہائی کورٹ نے ڈگری کو الٹ دیا اور مقدمہ خارج کر دیا. درخواست گزار کی جانب سے آرٹیکل 133 کے تحت سرٹیفکیٹ کے لیے دائر درخواست کو ہائی کورٹ نے مسترد کر دیا تھا.

آرٹیکل 136 کے تحت اپیل کرنے کے لیے خصوصی اجازت کی درخواست پر، درخواست گزار کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ ہائی کورٹ کے فیصلے میں 20,000 روپے سے زیادہ کی جائیداد کے حوالے سے دعوی یا سوال شامل ہے اور درخواست گزار آرٹیکل 133(1)(b) کے تحت ہائی کورٹ سے سرٹیفکیٹ کے حق کے معاملے کے طور پر حقدار تھا.

حکم ہوا کہ: شق (a) کے تحت جو فیصلہ کن ہے وہ پہلی بار کی عدالت میں موضوع کی رقم یا قیمت ہے اور شق (b) کے تحت سپریم کورٹ میں اپیل میں "اب بھی تنازعہ میں ہے" یہ جائیداد کی رقم یا قیمت

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہے جس کے حوالے سے اس فیصلے میں کوئی دعوی یا سوال شامل ہے جس سے اپیل کی جانی چاہیے. ضابطہ اخلاق میں "پراپرٹی" کے اظہار کی وضاحت نہیں کی گئی ہے، لیکن "رقم" کے استعمال کو مد نظر رکھتے ہوئے اس میں بظاہر رقم شامل ہو گی. وہ جائیداد جس کے حوالے سے دعوی یا سوال پیدا ہوتا ہے وہ تنازعہ کے موضوع کے علاوہ یا اس کے علاوہ جائیداد ہونی چاہیے. اگر کسی مجوزہ اپیل میں موضوع کے علاوہ جائیداد کے حوالے سے کوئی دعوی یا سوال نہیں اٹھایا جاتا ہے، تو شق (a) اس صورت میں لاگو ہو گی جب اپیل میں جائیداد کے حوالے سے کوئی دعوی یا سوال شامل ہو جس کی قیمت 20,000 روپے سے کم نہ ہو شق (b) کے موضوع کے علاوہ یا اس کے علاوہ لاگو ہوں گے. [754 B-E]

موجودہ معاملے میں، پہلی بار کی عدالت میں دعوی 20,000 روپے تک نہیں پہنچا اور اس لیے آرٹیکل 133(1)(a) کے تحت سرٹیفکیٹ نہیں دیا جا سکا. [754 A]

یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ایجنٹ کے ذریعے فروخت کردہ اصل سے تعلق رکھنے والے سامان کی قیمت کے لیے کسی ایجنٹ کی طرف سے مبینہ طور پر واجب الادا رقم کے دعوے سے متعلق فیصلے میں فروخت ہونے والے سامان کے حوالے سے دعوی یا سوال شامل ہوتا ہے. مزید بر آں، اگرچہ درخواست گزار کا سود سمیت اپیل پر دعوی 20,000 روپے سے تجاوز کر گیا، یہ اب بھی تنازعہ کا موضوع تھا؛ فیصلے میں مقدمے کے موضوع کے علاوہ یا اس کے علاوہ جائیداد سے متعلق کوئی دعوی یا سوال شامل نہیں تھا.

اس لیے آرٹیکل 133(1)(b) بھی لاگو نہیں تھا. [754 G-H; 755 A]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: خصوصی اجازت کی درخواست (دیوانی) نمبر 890، سال 1964.

دیوانی فرسٹ اپیل نمبر 54، سال 1956 میں راجستھان ہائی کورٹ کے 16 دسمبر 1963 کے فیصلے اور ڈگری سے سپریم کورٹ میں اپیل کرنے کے لیے خصوصی اجازت کی درخواست.

درخواست گزار کی طرف سے مکت بہاری لال بھارگو، زلم سنگھ، میر تو ال اور نونیت لال

مدعا علیہ کی طرف سے ایم سی سیتلواد اور آئی این شراف.

عدالت کا فیصلہ جسٹس شاہ نے سنایا.

درخواست گزار دو بنیادوں پر دیوانی فرسٹ اپیل نمبر 54، سال 1956 میں راجستھان ہائی کورٹ کے 16 دسمبر 1963 کے فیصلے کے خلاف آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت اپیل کرنے کے لیے خصوصی اجازت کے لیے درخواست دیتا ہے:

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(1) کہ ہائی کورٹ کے فیصلے میں ایک دعوی یا سوال شامل ہے جس میں جائیداد کے حوالے سے 20,000 روپے کی قیمت سے کم نہیں ہے، اور ہائی کورٹ نے آئین کے آرٹیکل 133 (1)(b) کے تحت سرٹیفکیٹ سے انکار کرنے میں غلطی کی؛ اور

(2) کہ معاملہ بصورت دیگر سپریم کورٹ میں اپیل کے لیے موزوں ہے.

اٹھائے گئے عرضی پر اثر انداز ہونے والے مادی حقائق یہ ہیں۔ درخواست گزار نے 2 جولائی 1951 کو اجمیر کے سب آرڈینیٹ جج فرسٹ کلاس کی عدالت میں 10665 روپے میں ڈگری کا دعویٰ کرنے والے مدعاعلیہان کے خلاف کارروائی کا آغاز کیا اور مدعاعلیہان کی ایجنسی کے ذریعے خریدی گئی کپاس کی 104 گانٹھوں کی فروخت سے حاصل ہونے والی رقم کے بارے میں اکاؤنٹس پیش کرنے کا مطالبہ کیا۔ درخواست گزار نے دعویٰ کیا کہ 14 مئی 1948ء کو جواب دہندگان نے ان کے ایجنٹوں کے طور پر خریدی گئی کپاس کی 104 گانٹھیں 27,267/13/6 روپے میں فروخت کیں اور جواب دہندگان نے اس رقم کی مد میں 11,000 روپے کا ڈیمانڈ ڈرافٹ دیا جسے کیش کیا گیا اور 13،000 روپے کی مجموعی قیمت کے چار چیک جو جواب دہندگان کے ساتھ انتظامات نہ ہونے کی وجہ سے نقد نہیں کیے گئے۔ اور اس اکاؤنٹ پر درخواست گزار جواب دہندگان سے 10,665 روپے وصول کرنے کا حقدار تھا جو 2 جولائی 1947 سے یکم جولائی 1951 کے درمیان 6 فیصد سالانہ کی شرح سے غیر قانونی چیک اور سود کی مد میں واجب الادا رقم تھی۔ درخواست گزار نے کمیشن، دلالی اور گودام چارجز کا کریڈٹ دینے کے بعد قیمت کے بقیہ حصے کے لیے ڈگری کا بھی دعویٰ کیا اور چونکہ وہ جواب دہندگان کی جانب سے واجب الادا یا تقسیم کی گئی رقم جاننے کی پوزیشن میں نہیں تھے، اس لیے انہوں نے اکاؤنٹ پیش کرنے کے لیے ڈگری کا دعویٰ کیا۔ لہٰذا مقدمے کا موضوع 10,665 روپے کا دعویٰ تھا جس کی وجہ درخواست گزار کی جانب سے چیکوں پر کارروائی کی وجہ اور حساب کتاب لینے پر واجب الادا قیمت کے بقیہ حصے کا دعویٰ تھا۔

ٹرائل کورٹ نے ایک ڈگری منظور کی جس میں ہدایت کی گئی کہ 104 گانٹھوں کی پوری منتقلی کے سلسلے میں واجب الادا رقم کا پتہ لگانے اور حساب لینے کے لیے ایک کمشنر مقرر کیا جائے. راجستھان کی ہائی کورٹ نے ٹرائل کورٹ کی طرف سے منظور کی گئی ڈگری کو الٹ دیا اور اس مقدمے کو خارج کر دیا، یہ کہتے ہوئے کہ جس لین دین کے سلسلے میں درخواست گزار نے دعوی کیا تھا وہ درخواست گزار اور ڈلی چند نامی ایک اور شخص کی تشکیل کردہ غیر رجسٹرڈ فرم کے تھے اور اس مقدمے کو روک دیا گیا تھا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کیونکہ فرم رجسٹرڈ نہیں تھی. آئین کے آرٹیکل 133 کے تحت سند کے لیے درخواست گزار کی طرف سے دائر درخواست کو ہائی کورٹ نے مسترد کر دیا تھا.

ہائی کورٹ کا فیصلہ مکمل طور پر شواہد کی تعریف پر آگے بڑھتا ہے اور ریکارڈ کردہ نتائج کی بنیاد پر درخواست گزار کا مقدمہ خارج کیا جانا چاہئے۔ لیکن درخواست گزار کے وکیل نے زور دیا کہ ہائی کورٹ کے فیصلے میں براہ راست 20،000 روپے سے کم مالیت کی جائیداد کے بارے میں دعویٰ یا سوال شامل ہے اور وہ آئین کے آرٹیکل 133 (1)(b) کے تحت ہائی کورٹ سے سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے حق دار ہیں۔ اس دلیل کو دو طریقوں سے پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ پہلی مثال میں یہ زور دیا جاتا ہے کہ ہائی کورٹ کے فیصلے میں درخواست گزار کے حق سے متعلق ایک سوال شامل ہے جس میں کپاس کی 104 گانٹھیں اس کی ملکیت ہیں اور جواب دہندگان نے اسے 27000 روپے سے زیادہ کی رقم میں فروخت کیا ہے. دوسری بات یہ ہے کہ ٹرائل کورٹ کے حکم کی تعمیل میں ایک کمشنر مقرر کیا گیا اور کمشنر نے اطلاع دی کہ 14 مئی 1948 سے 6 فیصد سالانہ شرح سود کے ساتھ 6/14/12,089 روپے درخواست گزار کے واجب الادا تھے اور چونکہ ہائی کورٹ کی ڈگری کی تاریخ تک درخواست گزار کو واجب الادا رقم 20،000 روپے سے کم نہیں تھی۔ ہائی کورٹ کے فیصلے میں اس رقم یا قیمت کی جائیداد کا احترام کرنے کا دعویٰ شامل تھا۔ ہمارے خیال میں درخواست گزار کی جانب سے دونوں عنوانات کے تحت اٹھائے گئے اعتراض میں کوئی صداقت نہیں ہے۔

یہ تسلیم کیا جاتا ہے، اور ہمارے فیصلے میں، وکیل اس طرح کی رضامندی میں درست ہے، کہ درخواست گزار آرٹیکل 133 (1) کی شق (a) کے تحت سرٹیفکیٹ نہیں لے سکتا تھا. پہلی بار کی عدالت میں دعوی 20,000 روپے تک نہیں پہنچا اور اس شق کے تحت سرٹیفکیٹ کی ایک شرط غیر حاضر ہونے کی وجہ سے، دعوی برقرار نہیں رکھا جاسکا. آرٹیکل 133 (1)(b) کے اطلاق کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ دیگر شرائط کو مدنظر رکھا جائے جو کہ مادی نہیں ہے- ایک فیصلہ جس میں براہ راست یا بالواسطہ طور پر کچھ دعوے یا سوالات شامل ہوں جس میں کسی رقم یا مالیت 20000 روپے سے کم نہ ہو. آرٹیکل 133 کی شقوں (a) اور (b) میں استعمال ہونے والی زبان میں تغیر واضح طور پر ان شرائط کو اجاگر کرتا ہے جو دونوں شقوں کے اطلاق کو راغب کرتی ہیں. شق (a) کے تحت جو فیصلہ کن ہے وہ پہلی بار کی عدالت میں موضوع کی رقم یا قیمت ہے اور سپریم کورٹ میں اپیل میں "اب بھی تنازعہ میں ہے": شق (b) کے تحت یہ جائیداد کی وہ رقم یا قیمت ہے جس کے حوالے سے فیصلے میں کوئی دعوی یا سوال شامل ہے جس سے اپیل کی جانی چاہیے. ضابطہ اخلاق میں "پراپرٹی" کے اظہار کی وضاحت نہیں کی گئی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہے، لیکن "رقم" کے استعمال کو مد نظر رکھتے ہوئے اس میں بظاہر رقم شامل ہو گی. لیکن وہ جائیداد جس کے حوالے سے دعوی یا سوال پیدا ہوتا ہے وہ تنازعہ کے موضوع کے علاوہ یا اس کے علاوہ جائیداد ہونی چاہیے. اگر کسی مجوزہ اپیل میں موضوع کے علاوہ جائیداد کے حوالے سے کوئی دعوی یا سوال نہیں اٹھایا جاتا ہے، تو شق (a) لاگو ہو گی: اگر اپیل میں کسی جائیداد سے متعلق دعوی یا سوال شامل ہے جس کی قیمت 20,000 روپے سے کم نہیں ہے شق (b) کے موضوع کے علاوہ یا اس کے علاوہ لاگو ہوں گے.

موجودہ معاملے میں تنازعہ کا موضوع پیسے کا دعویٰ تھا۔ اس دعوے کا ایک حصہ یقینی تھا اور باقی کا حساب لینے پر معلوم ہونا تھا۔ اس فیصلے میں 20,000 روپے کی مالیت کے تنازعے میں موضوع کے علاوہ یا اس کے علاوہ جائیداد سے متعلق کسی بھی دعوے یا سوال کو شامل نہیں کیا گیا تھا۔ درخواست گزار کی جانب سے اپنے بیان میں اعتراف کیا گیا تھا کہ کپاس کی گانٹھیں مدعاعلیہان نے ان کے ایجنٹ کے طور پر فروخت کی تھیں۔ جواب دہندگان کے گانٹھیں فروخت کرنے کے حق پر کوئی تنازعہ نہیں تھا۔ جس چیز کو چیلنج کیا گیا وہ جواب دہندگان کا حق تھا کہ وہ ان کے ذریعہ وصول کردہ قیمت کو برقرار رکھیں۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ایجنٹ کی جانب سے براہ راست یا بالواسطہ طور پر فروخت کی جانے والی جائیداد کی قیمت کے لیے ایجنٹ کی جانب سے مبینہ طور پر واجب الادا رقم کے دعوے سے متعلق فیصلے میں فروخت کی گئی جائیداد کے بارے میں دعویٰ یا سوال شامل ہے۔

نہ ہی متبادل بنیاد درخواست گزار کی مدد کرتی ہے. یہ سچ ہے کہ اس کی درخواست کے ذریعے درخواست گزار ٹرائل کورٹ کی ڈگری کی بحالی کا دعوی کرتا ہے، اور درخواست گزار کے دعوے میں 6 فیصد سالانہ کی شرح سے سود شامل کرکے جیسا کہ کمشنر کی رپورٹ کے تحت دیا گیا ہے، اپیل پر درخواست گزار کا دعوی 20,000 روپے سے زیادہ ہے. لیکن یہ اب بھی تنازعہ کا موضوع ہے: فیصلے میں مقدمے کے موضوع کے علاوہ یا اس کے علاوہ جائیداد سے متعلق کوئی دعوی یا سوال شامل نہیں ہے.

اس لیے درخواست ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہے.

درخواست مسترد کر دی گئی.

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document